83575 ـ یتیم کے مال کو تجارت میں لگانا

سوال

میرے پاس ایك بیوہ آئی اور بطور امانت میرے پاس کچھ رقم رکھی تا کہ بوقت ضرورت اس کے کام آ سکے، یہ مال اس کے یتیم بچوں کا ہے، لیکن مجھے یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ کہیں اسے زکاۃ ہی نہ کھا جائے جیسا کہ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے بتایا ہے.
یہ علم میں رہے کہ اس نے یہ مال تجارت میں لگانے کا نہیں کہا، اور اگر میں ایسا کروں تو میرے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں میں یہ مال رکھوں تو کیا ایسا کرنے میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس مال کی سرمایہ کاری نہ کرنے اور اسے تجارت میں نہ لگانے میں آپ پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ آپ نے یہ مال حفاظت کے لیے بطور امانت اس سے لیا ہے، تو آپ پر اس کی حفاظت کرنا اور طلب کرنے پر اس کے مالکوں کے سپرد کرنا واجب ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا اللہ تعالی تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکوں کے سپرد کر دو النساء (58).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم امانت اس کے سپرد کرو جس نے امانت تمہارے پاس رکھی ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1264) سنن ابو داود حدیث نمبر (3534) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

آپ کو چاہیے کہ آپ اس بہن کو یہ نصیحت کریں کہ اس مال میں زکاۃ واجب ہوتی ہے، اور اگر اسے تجارت میں نہ لگایا گیا اور اس کی سرمایہ کاری نہ کی گئی تو اسے زکاۃ کھا جائیگی.

یہاں ہم متنبہ کرتے ہوئے ایك حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

" خبردار جو كوئى بھى كسى يتيم كا ولى بنے اور اس يتيم كا مال بھى ہو تو وہ اس مال كى تجارت كرے، اور اسے ويسے ہى نہ چھوڑ دے كہ اسے زكاۃ كھا جائے "

سنن ترمذى حديث نمبر (641) اس حديث كو علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے ضعيف ترمذى ميں ضعيف قرار ديا ہے.

ليكن اس حديث كا معنى اور مفہوم صحيح اور واضح ہے؛ كيونكہ يتيم كا مال بھى دوسرے اشخاص كے اموال كى طرح ہى ہے، جب يہ مال زكاۃ كے نصاب كو پہنچے اور اس پر سال گزر جائے تو اس ميں بھى زكاۃ واجب ہوتى ہے، اور اگر اسے تجارت ميں نہ لگايا جائے اور اس كى سرمايہ كارى نہ كى گئى ہو تو پھر ہر برس اس ميں سے زكاۃ نكالى جائيگى جو اس ميں نقص كا باعث بنے گا.

اور يہ چيز عمر رضى اللہ تعالى عنہ كى كلام سے ثابت ہے ان كا فرمان ہے:

" يتيموں كے اموال كى تجارت كرو تا كہ اسے زكاۃ نہ كھا جائے "

اسے دارقطنى اور بيہقى نے روايت كيا ہے، اور اس كى سند كو صحيح كہا ہے.

واللہ اعلم .